نہایت مُفید ہدایات کا مجموعہ
جن پر عمل کرنے سے دُلہن کا گھر جنّت بن سکتا ہے

اسلامی دُلہن

مُرتّب
حضرت شیخ نصیر حسین نقشبندی مجدّدی قدّس اللہ سرّہ

تخریج
مفتی اِحسانُ الحقّ
فَاضِل وَ مُتَخَصِّص فِي عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشي باکستان

مکتبۃ الحسنیٰ

نہایت مُفید ہدایات کا مجمُوعہ
جن پر عمل کرنے سے دُلہن کا گھر جنّت بن سکتا ہے

اسلامی دُلہن

مُرتّب

حضرت شیخ نصیر حُسین نقشبندی مُجدّدی قدس اللہ سرہ

تخریج

مُفتی اِحسانُ الحقّ
فاضل و مُتخصص فی علوم الحدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی باکستان

مکتبۃ الحُسنیٰ

نام کتاب: اسلامی دلہن

مرتب: حضرت شیخ نصیر حسین رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: مفتی احسان الحق

سن اشاعت: اکتوبر 2019

تعداد اشاعت: 500

اسٹاکسٹ

مکتبۃ الحسنیٰ

رابطہ نمبر: 0332-2177075

حرفِ آغاز از صاحب تخریج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریباً تین سال قبل حضرت پیر طریقت شیخ نصیر حسین شاہ صاحب نقشبندی غفوری کا زیر نظر رسالہ نظر سے گذرا تھا اور احساس ہوا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا ہی عمدہ مواد اس مختصر سے رسالہ میں سمویا ہے۔ **وما توفيقي إلَّا بالله.**

دوران مطالعہ ذہن میں آیا تھا کہ اس کتابچہ کی اگر تخریج کردی جائے تو یہ رسالہ زیادہ مستند ہوجائے گا۔ اور الحمد للہ کچھ عرصہ میں رسالہ کی تخریج مکمل ہوئی۔

حضرت شیخ نصیر حسین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ بہت بڑی روحانی شخصیت تھیں اجلہ علما کرام حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔

زیر نظر کتابچہ حضرت شیخ نصیر حسین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا ہی ترتیب دیا ہوا ہے اس کو پڑھتے ہوئے ایک عجیب وغریب لذت وکیفیت طاری ہوتی ہے۔

اللہ تعالی حضرت شیخ نصیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلی علیین میں جگہ عطا فرمائے جو ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے لئے اپنے گھر سدھارنے کا سامان کر گئے۔

اللّٰهُمَّ وفقنا لما تحب وترضى من القول والعمل
والفعل والنية والهدى إنك على كل شيء قدير

(مفتی) إحسان الحق
فاضل ومتخصص فی علوم الحدیث
جامعه علوم إسلامیه علامه محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی
۲۶ رمضان المبارک ۱۴۴۰ ہجری۔ بمطابق: یکم جون ۲۰۱۹

عرضِ مرتّب

امابعد! جاننا چاہیئے کہ نکاح کے بعد جو انس ومحبت میاں بیوی کے درمیان اللہ تعالی پیدا فرماتے ہیں وہ دنیا کی طاقتیں مل کر پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتیں۔لڑکی بھی اجنبی اور لڑکا بھی اجنبی،لیکن ایجاب وقبول کے چند الفاظ ادا کرتے ہی ایک جان دو قالب بن جاتے ہیں(۱)

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔۔۔(۲)

یعنی عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔جو قرب لباس کو جسم انسانی سے ہوسکتا ہے وہ قرب کسی چیز کو حاصل نہیں ہوسکتا سوائے میاں بیوی کے۔مرد وعورت کا تعلق خاص کو بیان کرنے کے لئے اس سے اچھی مثال نہیں ہوسکتی جو آیت مذکورہ میں بیان ہوئی ہے۔

مرد وعورت کے ازدواجی تعلقات کے بارے میں جتنے بھی ارشادات خداوندی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں سب کا نچوڑ اور حاصل یہی ہے کہ مرد وعورت شرعی حدود میں رہتے ہوئے ایک پرسکون اور خوشگوار زندگی بسر کریں،اللہ تعالی نے مرد وعورت کو پیدا کرکے ان کو جانوروں کی طرح آزاد نہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات بنادیا، ارشاد ربانی ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ ۔۔۔(۳)

---

(۱)۔ لم یر للمتحابین مثل النکاح۔سنن ابن ماجه:أبواب النكاح، باب ما جاء فی فضل النکاح۔ج:۱، ص:۱۳۴۔

(۲)۔(البقرة:۱۸۷)

(۳)۔(النساء:۳۴)

یعنی مرد عورتوں پر حاکم ہیں ۔مرد وعورت او رتمام مخلوقات کو پیدا کرنے والی ذات کا اعلان تو یہ ہے کہ مرد عورت پر حاکم ہے اور مغربی تہذیب کی پیداوار عورت کا اللہ تعالی سے اختلاف ہے، وہ کہتی ہے کہ: مرد وعورت کے حقوق برابر ہیں ۔مردوں کو عورتوں پر کوئی برتری حاصل نہیں (۱) ۔افسوس! صدافسوس ایسی عورتوں پر جو پیدا تو ہوں مسلمان گھرانوں میں، نام رکھیں مسلمانوں جیسے اور اختلاف کریں اپنے پیدا کرنے والے سے اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۔قوانین عالم میں سب سے سنگین سزا ملک کے باغی کی ہوتی ہے ۔جو آزاد اور مغرب زدہ عورتیں پردہ اور مرد کی حاکمیت کا انکار کرتی ہیں وہ اسلام کی باغی ہیں،قرآن کی منکر ہیں۔ شریعت میں قرآن کی ایک آیت کا انکار پورے قرآن کا انکار ہے جو کہ موجب کفر ہے۔خوف کا مقام ہے، بہت سی بے پردہ مسلمان عورتیں بے پردگی کو گناہ سمجھتی ہیں اور گناہ سمجھتے ہوئے اس فعل کا ارتکاب کرتی ہیں تو ایسی عورتیں گناہ گار تو کہلائیں گی لیکن اسلام سے باہر نہ سمجھی جائیں گی لیکن جو عورتیں بے پردہ پھریں اور ساتھ ہی ساتھ پردے سے متعلق آیات قرآنی کا انکار کریں وہ دائرہ اسلام سے باہر ہیں (۲)۔

اسلامی احکامات پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے گھر کے گھر برباد ہو رہے ہیں۔شادی کے ایک ہی ہفتے بعد طلاقیں ہو رہی ہیں ، بہت سے گھروں میں لڑکیاں اپنے خاوندوں سے لڑ جھگڑ کر اپنے گھر بیٹھی ہوئی ہیں ۔جو گھر آباد بھی ہیں وہ بھی میاں بیوی کے جھگڑوں سے محفوظ

---

(۱)۔حالاں کہ مردوں کو عورت پر برتری حاصل ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے: وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۔۔۔۔ البقرہ:(۲۲۸)

(۲)۔إِذَا أَنْكَرَ آيَةً مِنْ الْقُرْآنِ وَاسْتَخَفَّ بِالْقُرْآنِ أَوْ بِالْمَسْجِدِ أَوْ بِنَحْوِهِ مِمَّا يَعْظُمُ فِي الشَّرْعِ أَوْ عَابَ شَيْئًا مِنْ الْقُرْآنِ أَوْ خَطِئَ أَوْ سَخِرَ بِآيَةٍ مِنْهُ كَفَرَ۔۔۔۔مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر:كتاب السير، باب المرتد، ألفاظ الكفر أنواع۔ ج:۱، ص:۶۹۲-۶۹۳۔

۔۔۔وَيَكْفُرُ إذَا أَنْكَرَ آيَةً مِنْ الْقُرْآنِ۔۔ البحر الرائق:كتاب السير، باب أحكام المرتدين. ج:۵، ص: ۲۰۵.

نہیں۔کن ارمانوں اور آرزؤوں سے والدین اپنی بیٹی کو رخصت کرتے ہیں اور چند ہی دنوں کے بعد ان کی ساری امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے۔اگر لڑکی اپنے خاوند اور ساس سسر کے شرعی حقوق پہچانے اور اس پر عمل کرے تو اس کا گھر جنت بن سکتا ہے دین و دنیا میں سرخروئی حاصل ہوسکتی ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین شادی سے پہلے اپنی بیٹی کو سونے چاندی سے آراستہ کرنے کی فکر کے بجائے اس کو علم دین کے زیور سے مزین کرنے کی فکر کریں جو بچی جتنا زیادہ علم دین سے واقف اور عمل پیرا ہوگی اتنی ہی زیادہ وہ ایک خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کرے گی۔

جو بچیاں اس بات کی خواہش مند ہیں کہ ان کو پرسکون ازدواجی زندگی نصیب ہو ان کو چاہئے کہ وہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔اگر ان ہدایات پر عمل کیا گیا تو ان شاء اللہ ہر بننے والی دلہن کا گھر جنت کا باغیچہ بن جائے گا۔یہ ہدایات ایک بہت بڑے بزرگ کی تحریر کردہ ہیں ان کی حیثیت ایک مجرب نسخہ کی ہے،نسخہ کتنا ہی اعلیٰ اور کتنے ہی بڑے طبیب کا کیوں نہ ہو جب تک اس کو عمل میں نہ لایا جائے فائدہ مند نہیں ہوسکتا۔

دوسرا مضمون ''دلہن بننے والی بیٹی کو والد کی ہدایات'' کے نام سے عبارت ہے۔باپ نے عجیب وغریب انداز سے اپنی بیٹی کو نصیحتیں کی ہیں۔حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی مذکورہ مضمون کی پرزور الفاظ میں تعریف لکھی ہے اور اس کو بہشتی زیور میں شامل کرلیا ہے۔

آخر میں کچھ حقوق بیوی کے شوہر پر بیان کئے گئے ہیں تاکہ مردوں کو بھی معلوم ہو کہ صرف انہی کے حقوق عورتوں پر نہیں ہیں بلکہ عورتوں کے بھی کچھ حقوق ان پر عائد ہوتے ہیں جن کی پابندی شوہروں پر لازم ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان مرد عورتوں کو شرعی زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔(آمین)

احقر نصیر حسین غفرلہ۔کراچی۔جنوری 1991م۔

ہدایات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❶ یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا ایک ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدانخواستہ دونوں کے دلوں میں فرق آ گیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو اور اس کی آنکھ کے اشارے پر چلا کرو۔ مثلاً اگر وہ حکم دے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہا کرو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارہ کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو(۱)۔

❷ کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو مثلاً اگر وہ دن کو رات بتلائے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو۔

❸ کم سمجھی اور انجان نہ سوچنے کی وجہ سے بعض بیبیاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل اور فرق آ جاتا ہے۔ کہیں بے موقع زبان چلا دی۔ کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہہ ڈالی۔ غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ مرد کو خواہ سن کر برا لگے۔ پھر جب اس کا دل پھر جاتا ہے (ہٹ جاتا ہے) اور اس میں فرق پڑ جاتا ہے تو روتی پھرتی ہیں اور یہ خوب سمجھ لو کہ خاوند کے دل پر میل آ جانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سن کر اس کو منا بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی، پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا اب ویسی محبت نہیں رہے گی۔ جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آ جاتا ہے کہ یہ

---

(۱)۔ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اتَّقِينَ اللَّهَ وَالْتَمِسُوا مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكُنَّ ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَقُّ زَوْجِهَا، لَمْ تَزَلْ قَائِمَةً مَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ.مسند البزار :ج:۲، ص:۲۹۰،الرقم:۷۱۲۱ (ومماروى عبدالله بن سلمة عن على بن أبي طالب رضى الله عنه)

وہی ہے جس نے فلانے فلانے دن ایسا کہا تھا۔اس لئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ کر رہنا چاہئے کہ خدا اور رسول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا وآخرت دونوں درست ہوجائیں۔سمجھ دار عورتوں کو کچھ بتانے کی توضرورت نہیں ہے کیوں کہ وہ خود ہی ہر بات کے اچھے اور برے کو دیکھ لیتی ہیں۔

④ شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو۔

⑤ جو کچھ تم کو میسر آجائے تو اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کر ہی گذارہ کرو۔

⑥ اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہوتو اس کی فرمائش نہ کرو اور اس کے نہ ملنے پر حسرت اور افسوس نہ کرو اور بالکل اس کو اپنے منہ سے نہ نکالو۔خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو تمہارا غریب شوہر اپنے دل میں کہے گا کہ اس کو ہماری پریشانی کا کچھ خیال بھی نہیں کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے۔بلکہ اگر میاں امیر ہوتو تب بھی جہاں تک ہوسکے خود کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو۔البتہ اگر وہ خود تم سے پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لاؤں تو خیر بتلا دو کیوں کہ فرمائش کرنے سے بیوی اپنے خاوند کی نظروں سے گر جاتی ہے اور اس کی بات ہیٹی (۱) ہوجاتی ہے۔

⑦ کسی بات پر ضد اور ہٹ دھرمی مت کرو اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہوتو اس وقت جانے دو پھر کسی وقت مناسب طریقہ سے طے کر لینا۔

⑧ اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گذرے تو کسی کے سامنے اس کو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس قسم کے طریقہ سے اس کا دل بس تمہاری مٹھی میں ہوجائے گا۔

⑨ اگر تمہارے لئے کوئی چیز لاوے اور تم کو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی ظاہر کرو یہ نہ کہو کہ یہ چیز بری ہے ہم کو پسند نہیں ہے۔اس سے اس کا دل تھوڑا ہوجائے گا اور پھر تمہارے

---

(۱)۔بے قدر

واسطے کبھی بھی کوئی چیز لانے کو اس کا دل نہ چاہے گا اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لوگی تو اس کا دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ بہتر لاوے گا۔ کبھی بھی غصہ میں آ کر خاوند کی ناشکری نہ کرو۔ اور یوں نہ کہنے لگو کہ کس کمبخت اجڑے کے یہاں آ کر میں نے کیا دیکھا(۱)۔

بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ ماں باپ نے میری قسمت پھوڑ دی کہ مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا۔ ایسی آگ میں جھونک دیا۔ کیوں کہ ایسی باتوں سے مرد کے دل میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جائیں گی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں(۲)۔

تم خیال کرو کہ خاوند کی ناشکری کتنی بری چیز ہے کسی پر لعنت کرنا یہ ہے کہ تم یہ کہو کہ فلانی پر خدا کی مار ہو، اس پر خدا کی پھٹکار۔ فلانی کا لعنتی چہرہ ہے، منہ پر تیرے لعنت برس رہی ہے۔ یہ سب باتیں بری ہیں(۳)۔

⓾ شوہر کو کسی بات پر غصہ آ گیا تو ایسی بات مت کہو جس سے اس کا غصہ اور زیادہ ہو جائے ہر وقت مزاج دیکھ کر بات کرو اگر دیکھو کہ اس وقت ہنسی دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو

---

(۱)۔ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔البخاری: کتاب الإیمان،باب کفران العشیروکفردون کفر۔ج:۱ص:۹۔

(۲)۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي أَضْحًى ، أَوْ فِطْرٍ - إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ۔۔۔صحیح البخاری: کتاب الحیض،باب ترک الحائض الصوم۔ج:۱ص:٤٤۔

(۳)۔ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلا اللَّعَّانِ ، وَلاَ الفَاحِشِ ، وَلاَالْبَذِيءِ.سنن الترمذی:أبواب البروالصلة، باب ماجاء فی اللعنة۔ ج:۲، ص:۱۸۱۷۔

اورنہیں تو ہنسی دل لگی نہ کرو۔ جیسا مزاج دیکھو ویسی ہی باتیں کرو۔ کسی بات پر تم پر ناراض ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی منہ پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے، عذر معذرت کر کے، ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اس کو منالو چاہے تمہارا قصور ہو یا نہ ہو اور شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز نہ روٹھو اور ہاتھ جوڑ کر اپنا قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور عزت سمجھو۔

⓫ خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضروری ہے۔ میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے(۱)۔

⓬ میاں سے ہرگز کبھی اپنی کوئی خدمت نہ لو، اگر وہ محبت میں آکر کبھی تمہارے ہاتھ پاؤں یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارہ ہوگا۔ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے(۲) اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت کرنے میں غرضکہ ہر بات میں تمیز کا پاس اور خیال رکھو۔ اور اگر خود تمہارا ہی قصور ہو تو ایسے وقت اینٹھ کر الگ بیٹھنا تو اور بھی پوری بے وقوفی اور نادانی ہے۔ ایسی باتوں سے خاوند کا دل ہٹ جاتا ہے۔

⓭ جب کبھی پردیس سے آئے تو اس کا مزاج پوچھو اور خیریت دریافت کرو کہ وہاں آپ کس طرح رہے۔ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی، ہاتھ پیر پکڑ لو کہ آپ تھک گئے ہوں گے۔ اور پھر سب سے پہلے ان سے کھانے کو پوچھو کہ اگر آپ کو بھوک ہو تو کھانا لاؤں؟ اگر وہ کہہ دے کہ لے آؤ تو سب سے پہلے پانی کا لوٹا لا کر اس کے ہاتھ دھلاؤ اور جو کچھ ہو سکے ان کے سامنے رکھ دو اور گلاس پانی کا بھر کر بھی رکھ دو۔ جب وہ کھا پی کر لیٹ جائیں تو ان کے پاتھ پاؤں پکڑ لو اور ان سے یہ کہو کہ لایئے آپ کا بدن دبا دوں۔ آپ سفر کی وجہ سے تھک گئے ہوں گے۔ ورنہ اگر گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھلنے کھڑی ہو جاؤ۔ غرض کہ اس کی راحت و آرام کی باتیں

---

(۱)۔وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (۲۲۸) البقرۃ۔

(۲)۔عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ؟ قَالَ:زَوْجُهَا قُلْتُ: فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟ قَالَ:أُمُّهُ.المستدرك: كتاب البروالصلة،ج:٤، ص:١٦٧.

کرو۔اس سے روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو کہ: ہمارے لئے کیا چیز لائے۔ کتنا روپیہ لائے۔ یہ بھی نہ کرو کہ اس کی جیب ٹٹولنے لگو۔ اور اس کے بٹوے کی تلاشی لینے لگو۔ روپیہ کا بٹوا کہاں ہے۔ دیکھیں کتنا روپیہ ہے۔ جب وہ خود دے تو لے لو۔ یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے۔ اتنے مہینوں میں بس اتنا ہی لائے ،تم بہت خرچ کرڈالتے ہو۔ آخر اتنا روپیہ کاہے میں اٹھایا، کیا کرڈالا۔ کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر اس کا کوئی حرج نہیں۔

۱۴ اگر خاوند کے ماں باپ زندہ ہوں اور روپیہ پیسہ سب ان ہی کو دے اور تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ برا نہ مناؤ بلکہ اگر تم کو دے تب بھی عقل کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو، اور یہ کہو کہ انہی کو دیجئے تا کہ ساس سسر کا تمہاری طرف سے دل میلا نہ ہو۔ اور تم کو برا نہ کہیں کہ ہمارے لڑکے کو اپنے ہی پھندہ میں کرلیا۔ اور جب تک ساس سسر زندہ رہیں ان کی خدمت اور تابعداری کو اپنا فرض جانو۔ اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو۔ کہ ساس ،نندوں سے بگاڑ ہوجانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ ماں باپ نے اسے پالا پرورش کیا اور اب بڑھاپے میں اس امید پر اس کی شادی بیان کی کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی سے ماں باپ کو چھوڑ دیں کیوں کہ پھر جب خاوند کے والدین کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمارے بیٹے کو ہم سے چھوڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے اس لئے تم کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو۔

۱۵ اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ سے رکھو۔ چھوٹوں پر مہربانی، بڑوں کا ادب کیا کرو(۱)، اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمہ نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز بے جگہ پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اس کو اٹھائے۔

۱۶ جو کام ساس نندیں کرتی ہیں تم اس کے کرنے سے شرم اور عار نہ کرو۔ تم خود بے کہے

---

(۱)۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا۔سنن الترمذی:أبواب البروالصلة، باب ماجاءفی رحمة الصبیان-ج:۲،ص:۱۴.

ان سے لےلواور کردو۔اس سے سسرال والوں کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہوجائے گی۔

⑰ جب دوآدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے الگ ہوجاؤ اور اس کی کھوج مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں کرتی ہوتی تھیں (۱)۔ اورخواہ مخواہ یہ بھی خیال نہ کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوں گی (۲)۔

⑱ یہ بھی خیال ضرور رکھو کہ سسرال میں بے دلی سے مت رہو، اگر چہ یہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے اچھا نہ لگےلیکن جی کو سمجھانا چاہئے نہ کہ وہاں رونے بیٹھ جاؤ۔ اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہے جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا۔

⑲ بات چیت میں خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بری لگے نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی برا ہے اورغرور سمجھا جاتا ہے۔

⑳ اگرسسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو میکے میں آکر چغلی نہ کھاؤ (۳)۔

سسرال کی ذرا ذرا سی بات آکر ماں سے کہنا اور ماں کا خود سسرال کی باتیں کھود کھود کر پوچھنا بڑی بری بات ہے اس سے آپس میں لڑائی جھگڑے پڑتے ہیں اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

㉑ شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو، رہنے کا کمرہ صاف رکھو گندہ نہ رہنے دو، بستر میلا کچیلا نہ ہونا چاہئے شکن نکال ڈالو، تکیہ میلا ہوگیا ہو تو غلاف بدل دو، نہ ہو تو سی ڈالو۔ جب خاوند کے کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی۔ لطف تو اس میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کردو۔ جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں ان کو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے

---

(۱)۔وَلَا تَجَسَّسُوا۔الحجرات:۱۲۔

(۲)۔يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ۔الحجرات:۱۲۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ۔۔۔ ترمذی:أبواب البروالصلة، باب ماجاءفی سوءالظن۔ ج:۲، ص:۱۹.

(۳)۔لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.البخاری:کتاب الأدب،باب مایکره من النمیمة۔ ج:۲، ص:۸۹۵.

ہوں تو تہ کر کے رکھو یوں ہی بے پرواہی سے ادھر ادھر نہ ڈالو۔ بلکہ قرینے سے کسی صندوق وغیرہ میں رکھو کبھی کسی کام میں حیلے بہانے نہ کرو۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔ پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔

۲۲ اگر خاوند تم کو غصہ میں کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط کرو اور بالکل جواب نہ دو بلکہ خاموش ہو جاؤ۔ چاہے وہ کچھ بھی کہتا رہے تم چپکی بیٹھی رہو۔ غصہ اتر جانے کے بعد دیکھنا کہ وہ خود شرمندہ ہوگا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر کبھی ان شاء اللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا۔ اور اگر تم بھی بول اٹھیں تو بات بڑھ جائے گی، پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے۔

۲۳ ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں اگر مرد بے قصور ہو تو تم ہی سوچو کہ اس کو کتنا برا لگے گا۔ اور اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصہ کرنے اور بکنے جھکنے سے یا اور کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی طرف سے دل میلا کرنا ہو تو کرلو۔ ان باتوں سے کہیں عادت جایا کرتی ہے۔ عادت چھڑانا ہو تو عقلمندی سے رہو۔ تنہائی میں چپکے چپکے سے سمجھاؤ بجھاؤ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کر کے بیٹھی رہو۔ لوگوں کے سامنے گاتی مت پھرو اور اس کو بدنام اور رسوا نہ کرو۔ تیز ہو کر اس کو مت دباؤ کہ اس طریقے سے ضد زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور غصہ میں آ کر وہ کام زیادہ کرنے لگتا ہے۔ اگر تم غصہ کرو گی اور لوگوں کے سامنے بک جھک کر کے رسوا کرو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا۔ پھر اس وقت روتی پھرو گی۔ اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہوتے۔ ان کو زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصہ گرمی کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ اگرچہ اس کا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔

لکھنؤ میں ایک بی بی کے میاں بڑے بدچلن تھے۔ دن رات باہر ہی بازاری عورتوں کے پاس رہا کرتے تھے۔ گھر میں بالکل نہیں آتے تھے اور طرہ یہ کہ بازاری عورتیں خوب فرمائشیں کیا کرتی تھیں کہ آج پلاؤ پکے، آج فلاں چیز پکے اور وہ بے چاری دم نہیں مارتی جو کچھ میاں کہلا بھیجتے، روزمرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیج دیتی اور سانس نہ مارتی۔ دیکھو ساری خلقت اس بی بی کی کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اس کو رتبہ ملے گا وہ الگ رہا اور جس دن میاں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بدچلنی چھوڑ دی اس دن سے بس بی بی کے غلام ہی بن گئے۔

تقریظ

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بعد حمد والصلاۃ احقر اشرف علی تھانوی عرض کرتا ہے کہ آج میں نے یہ تقریر لطیف سعادت نصیب نہایت شوق سے پڑھی ۔حرف حرف پر انشراح بڑھتا جاتا تھا سبحان اللہ سچ ہے کہ دریا کو کوزے میں بھرا ہے۔

اللہ تعالی سے دُعا اور دُعا کے ساتھ امید ہے کہ لڑکیوں کو بے حد نافع ہوگی۔ میری تمنا ہے کہ اس کو مستقلاً یا کسی رسالہ کے ساتھ چھاپ کر سب گھروں میں پہنچانے کی سعی کی جائے۔

اشرف علی عفی عنہ۔مقام تھانہ بھون۔ ۳ صفر ۱۳۳۰ھ

دُلہن بننے والی بیٹی کو

والد کی طرف سے نیک ہدایات

پیاری دختر لخت جگر ابھی تک تم اپنی مادر مشفقہ اور اپنے مہربان والد کے سایہ عاطفت میں پرورش پاتی رہی ہو۔تمہارے والدین تمہارے آرام وراحت کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے رہے ہیں۔تمہاری تعلیم وتربیت ودرستی اخلاق اور ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار تھے۔آج سے تم ایک نئی دنیا میں قدم رکھتی ہو جہاں تمہارے تمام اخلاق وعادات اورحرکات وسکنات کی ذمہ داری خودتم پر عائد ہوگی اس لئے میں چند باتیں تم کو کرتا ہوں کہ اگر تم ان پر کاربند ہوگی توان شاء اللہ تعالی دین اوردنیا کی کامیابی تم کونصیب ہوگی۔وہ ہدایتیں یہ ہیں:

سب سے مقدم اللہ تعالی اوراس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے(۱)۔

اس کا ہمیشہ دل سے خیال رکھو۔خداوند تعالی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اگرکوئی کام کہے، کہنے والاخواہ کوئی ہواس کا کہنا ہرگز مت مانو۔

دیکھو ماں باپ کی اطاعت کی قرآن شریف میں حددرجہ کی تاکید آئی ہے(۲) اور جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے(۳)۔

لیکن خداوند تعالیٰ اوراس کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف اگر ماں باپ بھی کہیں توان کا بھی کہنا نہ مانو اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے:

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

---

(۱)۔يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ،النساء،۵۹۔

(۲)۔بنی إسرائيل: آيت:۲۴، العكنبوت:آيت:۸، لقمان:آيت:۱۴، الاحقاف:آيت:۱۵۔

(۳)۔الْجَنَّة تَحْتَ أَقْدَام الْأُمَّهَات۔ مسند الشهاب: ج:۱، ص:۱۰۲-۱۰۳۔ (الجنة تحت أقدام الأمهات) الرقم:۱۱۹۔

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا (۱)

ترجمہ: ’’اور اگر ماں باپ تجھے میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرنے پر مجبور کریں جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی اطاعت اس بات میں مت کر، اور دنیا میں ان کے ساتھ سلوک سے پیش آتا رہ۔‘‘

ہم نے جو چہل حدیث تمہارے واسطے تالیف کی ہے اسے تم نے مع ترجمہ یاد بھی کر لیا ہے اس میں یہ حدیث ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (۲)

خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ چاہئے۔ پس جب تمہیں تہ دل سے اطاعت الٰہی کا خیال رہے گا تو جو احکام خداوندی ہیں تم خود بخود ان کی پابند رہو گی۔ شرائع اور احکام الٰہی بہت ہیں جن کی کسی قدر تفصیل تم نے دینی رسالوں خصوصا ’’بہشتی زیور‘‘ میں پڑھی ہے۔ ان سب کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ ان میں جو نہایت اہم ہیں ان کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بعد اعتقاد توحید الٰہی و رسالت پناہی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو چیز نہایت اہم اور قرآن شریف میں جابجا اس کی تاکید آئی ہے وہ نماز ہے۔ نماز اسلام کا ایسا رکن اور فرض ہے کہ ہر عاقل بالغ سے یہ کسی وقت ساقط نہیں ہوتا۔ پس نماز پنجگانہ نہایت پابندی کے ساتھ ہمیشہ وقت پر سفر و حضر میں برابر ادا کرتی رہو۔ اکثر مستورات نماز کی پابند ہونے پر بھی سفر کی حالت میں زیادہ اہتمام نماز کا نہیں رکھتیں۔ اس کا تم خیال رکھو کہ سفر میں بھی تمہاری نماز قضا نہ ہو۔ سفر یا ریل کا ہوتا ہے یا گاڑی بہلی (۳) کا ہوتا ہے۔ اگر گاڑی بہلی کا سفر ہے تو وہ اپنے اختیار کی

---

(۱)۔سورة لقمان:۱۵

(۲)۔مصنف ابن ابی شیبة:کتاب السیر(إمام السریة،یامرہم بالمعصیة من قال:لاطاعة له) ج:۱۸، ص:۲۴۷ الرقم:۳۴۴۰۶

(۳)۔ یکے کی مانند بیلوں کی چھوٹی گاڑی، جمع، بہلیاں۔

سواری ہے ۔جنگل میں ٹھہرادو اور ایک طرف ہوکر برقع یا بڑی چادر سے نماز پڑھ لو۔اگر وضونہیں ہے تو وضو بھی گاڑی بہلی کی آڑ میں ہوسکتا ہے اور اگر ریل کی سواری ہے اور تم ایسی گاڑی میں سوار ہو جو مستورات کے لئے مخصوص ہے تو اس میں تم کو جب کہ تم نے پورا عزم نماز پڑھنے کا کرلیا ہے گو کیسی ہی کشمکش ہو نماز پڑھنے کی جگہ مل جائے گی ۔ریل اتنی دیر اکثر اسٹیشنوں پر ٹھہرتی ہے کہ دو یا تین رکعت نماز پڑھ لی جاوے چلتی ریل میں بھی نماز درست ہے۔سفر شرعی میں یا دو رکعت نماز فرض ہے یا تین رکعت ۔پس اس قدر مہلت ضرور مل جاتی ہے۔اگر سنن ونوافل مذکورہ بالا سفر میں نہ ہوسکیں تو کچھ مضائقہ نہیں ،مگر فرض وواجب اور فجر کی سنت سفر کی حالت میں بھی نہ چھوڑو(۱) اور اگر تم ایسی گاڑی میں سوار نہیں ہو جو عورتوں کے لئے مخصوص ہو تو ایسی حالت میں ضرور ہے کہ تمہارا شوہر یا محرم تمہارے ساتھ بیٹھا ہوگا وہ ضرور تمہارا کفیل کار ہوگا۔غرض پختہ ارادہ کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں جو نہایت مضبوطی کے ساتھ نماز کا پابند ہوگا خواہ عورت ہو یا مرد سفر میں بھی نماز ادا کرے گا۔

ریل کی سواری گو اختیاری سواری نہیں ہے مگر ترک نماز کے واسطے ہرگز عذر نہیں ہے۔ہم بہت خوش ہیں کہ تم نماز بہت اطمینان کے ساتھ جس میں پورے طور سے تعدیل ارکان ہوتی ہے ادا کرتی ہو اللہ تعالی تم کو مزید توفیق حسنات عنایت فرمائے۔

فرائض کے علاوہ سنن مؤکدہ کا التزام بھی رکھو اور ہوسکے تو اور سنن ونوافل جو حدیث سے ثابت ہیں پڑھا کرو۔تہجد کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے اور ہمارے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھی ہے اگر کبھی رات میں پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا تو دن میں اس کو پڑھا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تہجد کی نماز پڑھتی تھیں ۔تہجد کا وقت مقبولیت

---

(۱)۔ وَيَأْتِي) الْمُسَافِرُ (بِالسُّنَنِ) إنْ كَانَ (فِي حَالَ أَمْنٍ وَقَرَارٍ وَإِلَّا) بِأَنْ كَانَ فِي خَوْفٍ وَفِرَارٍ (لَا) يَأْتِي بِهَا هُوَ الْمُخْتَارُ لِأَنَّهُ تَرَكَ لِعُذْرٍ تَجْنِيسٌ ، قِيلَ إلَّا سُنَّةَ الْفَجْرِ.ردالمحتار:كتاب الصلاة،باب صلاة المسافر،ج:۲ص:۶۱۳.

دعااور نزول رحمت کا وقت ہے(۱)۔

کسی ایک نماز کے بعد تلاوتِ قرآن شریف بھی کرتی رہو۔صبح کی نماز کے بعد وقت تلاوت مقرر رکھو تو اچھا ہے۔تم نے قرآن شریف اور قرآن شریف کا ترجمہ پڑھا ہے تلاوت کے وقت ترجمہ کا بھی دھیان رکھو اور جہاں سمجھ میں نہ آوے اسے پوچھ لو یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ تم قرآن شریف پڑھنے میں حروف کو ان کے مخارج سے ادا کرتی ہو اور عین اور حائے حطی اپنے مخارج سے ادا ہوتے ہیں ورنہ عموما عورتوں سے قرآن شریف پڑھنے میں مخارج سے حروف ادا نہیں ہوتے حائے حطی کی جگہ ہائے ہوز اور عین کی جگہ الف یعنی ہمزہ نکلتا ہے۔

روزہ کی نسبت تمہیں تاکید کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم خود علاوہ رمضان شریف کے اور نفلی روزے بھی رکھتی ہو جیسا کہ اکثر لڑکیوں کی عادت ہے اور خاص اس بات میں عورتوں کی ہمت مردوں سے زیادہ ہے لیکن کہنے کی ضرورت یہ ہے کہ روزے کو پاک وصاف رکھو۔غیبت سے تو پرہیز ہر حالت میں ضروری ہے۔

کیوں کہ غیبت سخت گناہ کبیرہ ہے اس کے لئے قرآن شریف (۲) اور حدیث شریف میں سخت وعید ہے(۳) لیکن خاص کر روزہ میں تو بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے کہ کسی کی غیبت نہ ہو۔غیبت سے روزہ کا ثواب جاتا رہتا ہے اللہ تعالی کو ایسے روزے کی پرواہ نہیں ہے جس میں

---

(۱)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ : مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.بخاری: كتاب التهجد،باب الدعاء والصلاة من آخرالليل-ج:۱، ص:۱۳۵.

(۲)۔ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ۔الحجرات:۱۲

(۳)۔ الْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا، فَإِنَّ صَاحِبَ الزِّنَا يَتُوبُ، وَصَاحِبَ الْغِيبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ "۔شعب الايمان: ج:۵، ص:۳۰۶، الرقم:۶۷۴۲۔

آدمی جھوٹ اور غیبت وغیرہ میں مبتلا ہو(۱)۔

زکاۃ فرض ہے جیسے کہ تم نے دینی رسالوں میں پڑھا ہے اور اس کی شرائط کی تفصیل اور سونے اور چاندی کی مقدار نصاب کا حال اور مصارف زکاۃ کی طرف سے بے پروائی ہوتی ہے۔اول تو مال ایک عزیز چیز ہے یوں بھی انسان کا دل اسے الگ کرنے کو نہیں چاہتا۔ دوسرے سستی اور لاپروائی سے زکاۃ ادانہیں کی جاتی ہے اس کے ادا کرنے کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔تمہیں جوزیور ہم نے دیا ہے وہ قدر نصاب کو پہنچ گیا ہے اس کی زکاۃ ہمیشہ ادا کرنی چاہئے اگر شوہر بی بی کی جانب سے زکاۃ دے دے تو جائز ہے(۲)۔

اگر کوئی عورت جس پر زکاۃ فرض ہے اپنے مال میں سے زکاۃ دے اور اس کا شوہر منع کرے تو اس میں شوہر کا کہنا نہ ماننا چاہئے جیسا کہ اوپر حدیث مذکور ہوئی ہے:(۳)

یہ مسئلہ صرف آگاہی کے واسطے لکھ دیا ہے ورنہ ان شاء اللہ تعالیٰ تمہیں ہرگز ایسا موقع پیش نہ آوے گا بلکہ اور زیادہ فرائض اور مسائل شرعیہ کی پابندی کی تاکید ہوتی رہے گی۔

حج فرض ہے استطاعت ہونے پر(٤) اور جس شخص پر حج فرض ہوجائے اور وہ حج ادا نہ کرے تو اس کے لئے سخت وعید حدیث میں آئی ہے۔

---

(۱)۔ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ ۔ البخاری:کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزوروالعمل به فی الصوم۔ ج:۱، ص:۲۵۵.

(۲)۔ الزَّكَاةُعِبَادَةٌ عِنْدَنَا وَالْعِبَادَةُ لَا تَتَأَدَّى إِلَّا بِاخْتِيَارِ من علیه إِمَّا بِمُبَاشَرَتِهِ بِنَفْسِهِ أو بِأَمْرِهِ أو إِنَابَتِهِ غَيْرَهُ فَيَقُومُ النَّائِبُ مَقَامَهُ فَيَصِيرُ مُؤَدِّيًا بِيَدِ النَّائِبِ۔بدائع الصنائع:کتاب الزکاة، فصل فی بیان مایسقط الزکاةبعد الوجوب۔:ج۲ص:٤٩٣۔

(۳)۔قد مرتخریجه۔

(٤)۔ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۔آل عمران:۹۷۔

ایسے شخص کے نا مسلمان مرنے کی وعید مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے(۱)۔

ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے پاس جو زیور ہے وہ اس قدر نہیں ہے کہ حج تم پر فرض ہو۔عورت کے لئے علاوہ زادراہ کے محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے(۲)۔
جیسا کہ تم نے دینی رسائل میں پڑھا ہے۔لیکن اگر اللہ تعالی تمہیں ایسی طاقت دے کہ حج فرض ہو جائے تو بلا تامل وتساہل حج ادا کرنا چاہیئے۔

’’اب ہم چند باتیں تمہاری معاشرت کے متعلق ذکر کرتے ہیں‘‘

شوہر کی فرماں برداری عورت پر واجب ہے اور حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اگر میں کسی انسان کے لئے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے(۳)۔
مگر چوں کہ ہماری شریعت میں سجدہ تعظیم بھی حرام ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی۔
اس حدیث سے خیال کرنا چاہیئے کہ کس قدر شوہر کی فرماں برداری کا حکم ہے اور جو عورت شوہر کی نافرماں بردار ہو اور شوہر اس سے ناراض ہو وہ عورت اللہ تعالی کی رحمت سے دور رہتی

---

(۱)۔مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلاَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا، أَوْ نَصْرَانِيًّا۔سنن الترمذي : أبواب الحج۔بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الحَجِّ۔ ج:۱، ص:۱۶۷۔
(۲)۔ لاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلاَثًا إِلاَّ وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ۔الصحيح لمسلم: كتاب الحج, باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره۔ج:۱، ص:۴۳۲۔
(۳)۔ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لأَحَدٍ لأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔۔ الترمذی:أبواب الرضاع،باب ماجاءفی حق الزوج على المرأة. ج:۱، ص:۲۱۹۔

ہے تاوقتیکہ شوہر کو رضا مند نہ کرے(۱)۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر شوہر فرائض کے ادا کرنے سے ناراض ہو تو اس کی پرواہ نہ کرنی چاہئے جیسا کہ مکرر حدیث: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ذکر کی گئی ہے یہاں بھی صرف آگاہی کے واسطے یہ مسئلہ ذکر کر دیا ورنہ ان شاء اللہ تعالیٰ تمہیں یہ موقع پیش نہ آوے گا۔

تین وصف جس عورت میں ہوں اس سے کبھی اس کا شوہر ناخوش نہ ہوگا۔ جن کو سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بوستان کے اس شعر میں جمع کر دیا ہے:

زن خوب وفرماں بر و پارسا

کند مرد درویش را بادشا

ترجمہ: خوبصورت اور فرماں بردار اور پارسا (پرہیزگار) عورت فقیر مرد کو بادشاہ بنادیتی ہے۔ یعنی بادشاہی کا لطف اس عورت موصوفہ سے اس کو حاصل ہوتا ہے(۲)۔

ان میں آخر کی دو صفتیں اختیاری ہیں اگر کسی عورت میں پہلی صفت نہ بھی موجود ہو تو آخر کے دو وصف موجود ہونے سے میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار رہیں گے۔

اور اگر پہلی صفت موجود ہو اور دو آخر کی مفقود ہوں تو ایسی عورت دنیا میں بدنام اور آخرت میں اس کے لئے سخت عذاب ہے جو عورت شوہر کی فرمانبردار نہ ہو یا تند مزاج ہو بات بات میں جھگڑا پیدا کرے تو اس کے لئے بھی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے:

---

(۱)۔ عن عائشة قالت: أيما امرأة اعتزلت فراش زوجها بغير إذن زوجها فهي في سخط الله حتى يستغفر لها، وأيما امرأة استشارت غير زوجها لقمت من جمر جهنم، وأيما امرأة رضي عنها زوجها رضي الله عنها، وإن سخط عليها زوجها سخط الله عليها، إلا أن يأمرها بما لا يحل. كنزالعمال: ج:١٦،ص:٦٠٦۔الرقم:٤٦٠٣١۔

(٢)۔أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ۔شعب الإيمان:ج:٤، ص:١٠٤، الرقم:٤٤٢٩۔

زن بد در سرائے مرد نکو

ہم دریں عالم است دوزخ او

ترجمہ: بدزبان (زبان دراز) عورت نیک مرد کے گھر میں اسی عالم (یعنی دنیا) میں اس کے لئے دوزخ ہے۔

اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ جس گھر میں میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار نہیں ہیں وہ گھر مثل جہنم کے ہوجاتا ہے علاوہ اس کے لوگ ہنستے ہیں خود زن وشوہر کی زندگی وبال جان ہوجاتی ہے۔ چناں چہ یہ کیفیت ہم نے کہیں کہیں دیکھی ہے اور جس گھر میں میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار ہیں وہ گھر اگر چہ غربت اور افلاس کا گھر ہو لیکن وہ دولت خانہ اور بادشاہی محل سے بہتر بلکہ نمونہ جنت بن جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ کبھی شوہر کی ناراضگی ایسی وجہ سے ہو جو تمہارے خیال میں مناسب نہیں ہے اور ممکن ہے کہ واقعی ایسا ہو تو اس حالت میں بھی تم نہایت تحمل اور وقار سے برداشت کروحتی کہ تمہاری زبان سے تو کیا کسی اشارہ اور ادا سے بھی یہ بات نہ معلوم ہو کہ غصہ بے جا تھا تمہارا تحمل آخر کار خود اس کو آگاہ کردے گا کہ یہ غصہ نامناسب تھا اور اس کا انجام بہت اچھا اور تم پر انتہائی مہربانی کا سبب ہوگا جب کہ اس برتاؤ سے دشمن بھی دوست ہوجاتا ہے تو شوہر تو شوہر ہی ہے۔ اس تحمل میں اس بات کا ضرور خیال رہے کہ آنکھ بھوں نہ چڑھے بلکہ ہشاش بشاش رہنا چاہئے اور کلام میں حرکات وسکنات میں ناراضگی کا اظہار ہرگز ہرگز نہ ہو۔

شوہر کے ساتھ گفتگو اور خطاب میں شوہر کے مرتبے کا لحاظ رکھو، یہ بات بے تکلفی میں بھی ملحوظ رہنی چاہئے۔ خطاب میں ایسا لفظ جس سے بے ادبی معلوم ہو ہرگز مت استعمال کرو۔ اگر شوہر کچھ کہے تو اول غور سے سنو۔ پھر ادب کے ساتھ مناسب جواب دو۔ نہ بہت بلند آواز سے اور نہ ایسی پست آواز سے کہ کچھ سنائی نہ دے اور بمقتضائے بشریت اگر تم سے کوئی غلطی یا قصور کسی معاملہ میں ہوجاوے تو اس کا اقرار کر کے معافی مانگ لو۔ اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔ تمہیں کوئی چیز دریافت کرنی ہو خواہ وہ مسائل دین سے تعلق رکھتی ہو خواہ معاملات دنیا سے تو

اسے بکشادہ پیشانی دریافت کرواور اچھی طرح سمجھ کرتسکین کرلو۔

در طلب کردن حقیقت کار
از خدا شرم دار و شرم مدار

ترجمہ: کسی مسئلہ کے دریافت کرنے میں شرم نہ کرنی چاہئے۔شرم خدا سے کرنی چاہئے کہ گناہ نہ ہو(۱)۔

عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔ یہ عادت بہت بری ہے، شوہر یا خسر کی جانب سے جو کھانے پینے کو ملے اس کو شکر کے ساتھ قبول کرنا چاہئے اور گو کتنا ہی قلیل ہو اس پر بھی شکر واجب ہے لاکھوں ایسے لوگ ہوں گے جن کو نہ تم جیسا کھانے کو اور نہ تم جیسا پہننے کو ملتا ہوگا اور نہ تم جیسا آرام ہوگا کھانے پہننے میں، دولت مندی میں ہرگز کسی کی حرص مت کرو(۲)۔رشک وحسد سے بچو کہ اس میں علاوہ سخت گناہ کے خود انسان عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔دنیا کے اسباب میں ہمیشہ اپنے سے کم تر پر(۳) اور دین کے کاموں میں ہمیشہ اپنے سے بالاتر پرنظر رکھو۔اس سے تم کو دنیا میں راحت اور نیکی کی توفیق ہوگی۔

---

(۱)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ - تَعْنِي وَجْهَهَا - وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا.۔بخاری: كتاب العلم-باب الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ. ج:۱، ص:۲٤.

(۲)۔سياتی تخريجه۔

(۳)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ رَأَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ هُوَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَّا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْهِ.الترمذی: أبواب اللباس: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ-ج:۱ص:۳۰۷.

خسرال کے گھر والوں کے ساتھ آدابِ معاشرت

خوش دامن کا ادب ہر امر میں مثل اپنی والدہ مشفقہ کے کرو اور ہر حال میں ان کی رضامندی کو مقدم سمجھو خواہ تم کو تکلیف ہو یا راحت مگر ان کی خلاف مرضی ایک قدم مت چلو۔ زبان سے کوئی ایسا لفظ مت نکالو جس سے ان کو تکلیف ہو۔ ان سے جب بات کرو اور خطاب کرو تو ایسے الفاظ سے خطاب مت کرو جیسے اپنی برابر والیوں سے خطاب کرتی ہو۔ بلکہ ان الفاظ سے خطاب کرو جو بزرگوں سے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اگر خوش دامن تم کو کسی امر میں تنبیہ کریں تو ان کے کہنے کو خاموشی کے ساتھ سننا چاہئے اگر بالفرض ناگوار اور تلخ بھی کہیں جس کی امید نہیں ہے تب بھی اس کو شربت خوش گوار کے گھونٹ کی طرح پی جاؤ اور ہرگز درشتی سے جواب نہ دو اور ان کی خدمت مثل اپنی والدہ کے کرو۔ اگر کسی کام کا دوسرے کو کہیں تو تم اس کو اپنی طرف سے انجام دو۔

خسر کی تعظیم واحترام مثل اپنے والد مہربان کے کرو۔ اور جس طرح خوش دامن کے ساتھ کلام کرنے میں ادب کا بیان ہم نے کیا ہے یہاں بھی اس طرح لحاظ رکھو، مثلاً اگر کوئی تم سے دریافت کرے کہ وہ کہاں گئے ہیں تو تم اس کے جواب میں کہو کہ فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ فلاں امر کی نسبت انہوں نے کیا کہا ہے تو تم جواب میں کہو کہ: ایسا فرمایا ہے۔ ان کو آرام پہنچانے اور ان کی خدمت کرنے میں جہاں تک ممکن ہو سعی کرو۔ کسی تقریب میں جانا ہو یا کسی عزیز سے ملنے جانا ہو تو اپنے خسر و شوہر سے اجازت لو(۱)۔

---

(۱)۔فلا تخرج إلا لحق لها أو عليها أو لزيارة أبويها كل جمعة مرة أو المحارم كل سنة ولكونها قابلة أو غاسلة لا فيما عدا ذلك۔۔۔وفى الرد المحتار:قوله (فيما عدا ذلك) عبارة الفتح وما عدا ذلك من زيارة الأجانب وعيادتهم والوليمة لا يأذن لها ولا تخرج الخ۔ردالمحتارمع الدر:كتاب النكاح، باب المهر۔(مطلب فى منع الزوجة نفسهالقبض المهر)۔ ج:٤، ص:٢٩٣-٢٩٤۔

اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو خوش دامن سے اجازت چاہو۔ اگر اجازت دیں تو جاؤ ورنہ مت جاؤ۔ اگر کسی تقریب میں جانے کو کہیں تو جاؤ گو تمہارا جی نہ چاہتا ہو۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ خدانخواستہ وہ تمہیں ایسی جگہ جانے کو کہیں جہاں خلاف شرع باتیں ہوں۔ جس گھر یا مجلس میں خلاف شرع باتیں ہوں وہاں جانا منع ہے(۱)۔

اگر کوئی بی بی تم سے مرتبہ اور عمر میں بڑی ہے جیسے شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی اس کے ساتھ گفتگو اور اٹھنے بیٹھنے میں اس کے مرتبہ کا لحاظ رکھو۔ اور اس کے ساتھ اسی طرح شیر وشکر ہو کر رہو کہ گویا سگی بہنیں ہیں۔ ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ تم اگر ایسا برتاؤ رکھو گی تو ضرور ہے کہ دوسری طرف سے بھی ایسا ہی برتاؤ ہوگا اور اگر عمر و مرتبہ میں تم سے چھوٹی ہے تو اس کے ساتھ محبت اور پیار کا برتاؤ رکھو اور اس کو نہایت نرمی وملائمت سے اچھی اچھی باتوں کی تعلیم دیتی رہو۔ اور وہ کوئی کام کرے تو تم خود مدد دے کر وہ کام کرادو اسی طرح شوہر کی بہن بھانجی وغیرہما کے ساتھ ان کے مرتبے کے مطابق سلوک اور مدارات سے پیش آؤ مگر اس میں حد اعتدال کو ضرور ملحوظ رکھو کیوں کہ حد اعتدال سے زیادہ مدارات میں نباہ مشکل ہے(۲)۔

اپنے گھر میں بیبیوں کے ساتھ جب بیٹھو یا کسی دوسرے گھر کسی تقریب میں عورتوں میں شامل ہو تو کسی کی نسبت پس پشت ایسی بات مت کہو کہ اگر وہ سنے تو برا مانے۔ اسی کو غیبت کہتے ہیں(۳)۔ غیبت کا سخت گناہ ہے۔

---

(۱)۔قال الملاعلی القاری تحت هذا الحدیث:وعن ابن عمر قال: نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم أن تتبع جنازة معها رانة ...وهذا أصل أصیل في عدم الحضور عند مجلس فیه المحظور.مرقاة المفاتیح:کتاب الجنائز،باب البکاء علی المیت۔ ج:٤، ص:٢٠٧، الرقم:١٧٥١۔

(۲)۔ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُم۔ أبوداود:ج:٢، ص:٣٢٢۔الرقم:٤٨٤٢۔

(۳)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ . قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ : إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ .أبوداود:کتاب الأدب، باب فی الغیبة۔ ج:٢، ص:٣٢٦۔الرقم:٤٨٧٤۔

گھر میں جو بچے ہیں خواہ وہ تمہارے خسر کی اولاد ہوں یا ایسے قریب رشتہ داروں کے جو اس گھر میں رہتے ہیں ان کے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آؤ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص بڑوں کا ادب نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے(۱)۔

ہمارے حضور اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچوں کے ساتھ محبت تھی۔حتی کہ ایک مرتبہ ایک بچے نے آپ کی گود میں پیشاب بھی کر دیا تھا(۲)۔

بعض عورتیں جن کو بچوں سے محبت ہوتی ہے بچے کو اس بہانے سے بلاتی ہیں آؤ تمہیں ایک چیز دیں اور کوئی چیز دینے کا ارادہ نہیں ہوتا۔صرف بلانا مقصود ہوتا ہے لیکن ایسا کہنا ایک قسم کا جھوٹ بولنا ہوتا ہے۔ایسا مت کرو۔

ایک بی بی نے ایک مرتبہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بچے کو کچھ دینے کو کہہ کر بلایا،مگر اس نے خالی بہکایا نہ تھا بلکہ کوئی چیز اس کو دی بھی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اس کو یہ نہ دیتی تو جھوٹ ہو جاتا(۳)۔

گھر میں اگر خادمہ ہے تو اس سے ہمت سے زیادہ کام نہ لو۔اگر کوئی کام اس پر بھاری ہو تو خود بھی اس کی مدد کرنی چاہئے۔اس سے درشتی اور سخت کلامی سے پیش نہ آؤ۔وہ بیمار ہو یا اسے کوئی تکلیف ہو تو اس میں اس کی پوری ہمدردی کرو جیسا کہ تم نے اپنی والدہ کا برتاؤ خادمہ

---

(۱)۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا۔مسند أحمد:ج:۱۱، ص:۵۹۲۔الرقم:۶۹۷۳۔

(۲)۔عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ صَبِياً فِي حِجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ. البخاری:کتاب الأدب۔باب وضع الصبي في الحجر. ج:۲، ص:۸۸۷-۸۸۸.

۳۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِى أُمِّى يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَاعِدٌ فِى بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ. قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ۔أبوداودکتاب الأدب،باب التشديد فى الكذب۔ج:۲ص:۳۳۹.

عورتوں کے ساتھ دیکھا ہے اگر کبھی خادمہ کے سر میں درد بھی ہوا ہے تو خود اس کا کام کرلیا ہے اور ایسی حالت میں اسے تکلیف نہیں دی۔ ہاں! یہ بھی نہ ہونا چاہئے کہ خادمہ بالکل آرام طلب اور کام چور ہوجائے۔ ایسا کردینا خادمہ کے حق میں دشمنی ہے کہ پھر وہ جہاں جائے گی آقا کی موردعتاب رہے گی۔ کوئی اچھی چیز کھانے پینے کی آئے تو اس میں سے اس کو بھی کسی قدر دینی چاہئے۔ تم نے یہ برتاؤ بھی اپنی والدہ کا دیکھا ہے کہ گو کتنی ہی قلیل چیز ہو مگر اس میں بھی وہ خادمہ کا حصہ ضرور لگاتی ہیں۔ ہمیں اس میں کمال مسرت ہوتی ہے کہ ایثار کی صفت تم میں فطرۃً ہے۔ اس صفت میں اللہ تعالی اور ترقی دے اپنے شوہر اور سب گھر کی بیبیوں کے ساتھ یہ برتاؤ رکھو۔

گھر میں جو عورتیں اور باہر مرد مہمان ہوں ان کی مہمان داری حسب مرضی شوہر بہت کشادہ دلی اور ایثار سے کرنی چاہئے۔ مہمان کی خاطر اپنے معمولی کھانے کی نسبت تکلف بھی جائز ہے جو حد اسراف کو نہ پہنچے۔ اگر مہمان کوئی متقی خدا کے نیک بندوں میں سے ہو تو اس کی مہمانی کو موجب خیر و برکت سمجھنا چاہئے (۱) اور یوں تو کسی مہمان سے بھی دل تنگ نہ ہونا چاہئے (۲)۔

ہمارے حضور انور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کافر کو بھی مہمان کیا ہے۔ مہمان کی مدارات اور اس کے ٹھہرانے میں التجا کرنے کا مضائقہ نہیں ہے مگر نہ اس قدر اصرار کہ مہمان کے لئے تکلیف کا باعث ہو۔ یہ بہت بری بات ہے کہ مہمان کو خاص کوئی ضرورت درپیش ہے اور وہ اس کی وجہ سے رخصت ہونا چاہتا ہے مگر میزبان صاحب ہیں کہ اصرار کر رہے ہیں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ دے رہے ہیں یہ خود اچھی بات نہیں ہے جس میں مہمان کا دل تنگ ہو اور

---

(۱)۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: لاَ تُصَاحِبْ إِلاَّ مُؤْمِنًا وَلاَ يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلاَّ تَقِيٌّ ۔أبوداود: كتاب الأدب،باب من أن يؤمرأن يجالس۔ج:۲،ص:۳۲۱۔الرقم:۴۸۳۲۔

(۲)۔ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَه۔۔البخارى: كتاب الأدب،باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه۔ج:۲،ص:۹۰۶۔

اس کا حرج بھی ہو۔ ہمارے حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہٗ (۱) ایسے اصرار کو ہرگز پسند نہ فرماتے تھے۔ مہمان کے ساتھ جو مدارات کی جاوے اس کو ہرگز اپنی طرف سے احسان مت سمجھو بلکہ اس نے تم پر احسان کیا کہ اپنا مقسوم رزق تمہارے یہاں کھایا اور تم کو ثواب میں داخل کیا۔

شکر بجا آر کہ مہمان تو
روزی خود می خورد از خوان تو

ترجمہ: یعنی شکر ادا کر کہ تیرا مہمان اپنی روزی تیرے دسترخوان سے کھاتا ہے(۲)۔

اسی طرح اگر کسی کے ساتھ سلوک کرو تو اس پر احسان مت دھرو۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ احسان دھرنے سے سلوک کرنے کا ثواب باطل ہو جاتا ہے(۳)، پس یہ خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے ہونا چاہئے۔

گھر کی بہبود اور اس کی رونق کے لئے انتظام خانہ داری ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ اگر عمدہ طور سے ہے تو باوجود قلت معاش کے بھی گھر پر رونق معلوم ہوتی ہے اور اس گھر پر ناداری معلوم نہیں ہوتی اور اگر یہ انتظام درست نہیں ہے تو باوجود دولت مندی کے بھی گھر پر نکبت اور نحوست برستی ہے۔ ہم نے بچشم خود بعض دولت مند گھروں کو دیکھا ہے کہ انتظام خانہ داری کا مستورات میں سلیقہ نہ ہونے سے ان کے گھر کی حالت مفلسوں کے گھروں سے بدتر ہے۔ بہت بڑی بات اس میں اخراجات کا اندازہ اور ان کے مواقع کا لحاظ رکھنا ہے۔ اخراجات میں

---

(۱) قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی خلیفہ مجاز قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہما۔

(۲)۔ اسی بات کو ایک اردو شاعر نے اپنے شعر میں ڈھالا ہے کہ:

مت ہوں آپ غمگیں آمد مہمان پر
رزق وہ کھاتا ہے اپنا تیرے دسترخوان پر

(۳)۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى۔ البقرہ: ۲۶۴۔

اعتدال اوران کا حسب موقع استعمال کرنا چاہئے۔

اعتدال سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ آمدنی کے لحاظ سے خرچ زیادہ نہ ہواور نہ اس قدرکم کہ کنجوسی کی نوبت پہنچے۔کنجوسی کرنے والوں اور حد اعتدال سے زیادہ خرچ کرنے والوں دونوں کی مذمت قرآن شریف میں آئی ہے(۱)۔

مال اور پیسے کی ایسی محبت کہ آدمی پیسہ پیسہ جوڑے اورننا وے کے پھیر میں پڑا رہے علاوہ شرعا مذموم ہونے کے اس سے خود زندگی وبال جان بن جاتی ہے(۲)۔

البتہ میانہ روی ایک ایسی چیز ہے کہ نہ تو اس سے انسان کنجوس کہلاتا ہے اور نہ فضول خرچ اور نہ ضرورت کے وقت اپنی حاجت سے بند رہتا ہے(۳)۔

اخراجات کے موقع کا لحاظ خود خرچ کرنے والے انسان کا کام ہے کہ وہ خیال کرے کہ کس موقع میں کس قدر خرچ کرنا چاہئے۔اس کی نسبت جزئیات کا محفوظ کرنا دشوار ہے۔

روزمرہ کے مصارف کا حساب حسب مرضی شوہر لکھ لیا کرو اور روزمرہ یا ہفتہ میں ایک بار اس کو شوہر کے سامنے پیش کردیا کرو تو بہت کچھ موجب اطمینان ہوگا۔حساب ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ دنیا اور دین دونوں کے لئے کارآمد ہے غلہ وغیرہ اجناس جو گھر میں آئیں اس کو تول لیا کرو(٤)۔

---

(۱)۔ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا۔ الاسراء:۲۹۔

(۲)۔ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔الصحيح لمسلم:كتاب الزكاة۔ باب كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا۔ج:۱،ص:۳۳۵۔

(۳)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن مسعود قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ۔ مسند أحمد:ج:۷، ص:۳۰۲۔الرقم:٤۲۶۹۔

(٤)۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كِيلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ۔ البخاری:كتاب البيوع،باب مايستحب من الكيل۔ج:۱ ص:۲۸۶۔

اوراسی طرح روپے پیسے کا شمار کرلیا کرو۔اوراگرکسی قرض دینے یاکسی سے لینے کااتفاق ہوتواس کوبھی لکھ لیا کرو۔(۱)اوراس کے واپس آنے پربھی۔

اسی طرح دھوبی کے یہاں جوکپڑے دیئے جاویں وہ بھی بغیر لکھے نہ دئے جائیں اور زیادہ ترخوبی کی بات تو یہ ہے کہ جوکچھ تمہارے پاس پارچہ وغیرہ نقدزیور ہوسب لکھا رہے کہ یہ بہت کارآمد ہے۔

منجملہ انتظام خانہ داری کے گھرکےسامان کی ترتیب ہے کہ جوچیز جہاں رکھنے کی ہے اس کواسی جگہ رکھنا مناسب ہےفرش پلنگ چوکی وغیرہ وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ رکھے جاویں اورجس چیز کے نکالنے کی ضرورت ہوتوضرورت پوری ہونے کے بعداس کواسی جگہ رکھنالازم ہے۔اسی طرح تمام برتن روزمرہ کےاستعمال کےاوردیگرروزمرہ کےکام کی چیزوں کاخیال رکھو۔

ایسا نہ ہونا چاہئے کہ لوٹے ایک طرف کولڑھکتے پھرتے ہیں ،رکابیاں کہیں پڑی ہیں، دیگچیاں دھوئی بے دھوئی ہیں کہ مکھیاں بھنکتی ہیں، گھڑے الگ کھلے پڑے ہیں کہ کوے ان میں پانی پیتے اور بیٹ کرتے ہیں۔

کپڑوں کو ہمیشہ تہ کرکے رکھوایسانہ ہوکہ ادھرادھربکھرتے پھریں۔اگراونی کپڑے ہیں یاریشمی توان کی ہمیشہ خبرگیری کرنی چاہئے۔خاص کرموسم برسات میں بہت خیال رکھوان کوکِرم یعنی کیڑا لگ جاتاہے۔اگرچہ انتظامی قوت انسان میں فطری ہےلیکن کوشش اورسعی کوبھی بہت کچھ دخل ہے۔گھرمیں جوبی بی لیاقت والی اورصاحب سلیقہ ہوہمیشہ اس سے انتظام خانہ داری سیکھتی رہواوربغوراس کے انتظام کودیکھتی رہواورپھراس کی پیروی کرو۔اب ہم ان چندکلمات کوختم کرتے ہیں اوردوبارہ یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگرتم ان ہدایات پرعمل کروگی توان شاءاللہ تم کودونوں جہاں میں کامیابی نصیب ہوگی اوردنیامیں ایسی آرام وراحت سے رہوگی کہ گھر نمونہ جنت بن جاوے گااوریہ ہماری طرف سےتمہارے لئے تمہاری شادی نکاح کا بہترین

---

(۱)۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۔۔البقرہ:۲۸۲۔

جہیز ہے اس کو ہفتہ میں دوتین بار دیکھ لیا کرو۔ اگر دوتین بار ممکن نہ ہوتو ایک بار ضرور بالضرور پڑھ لیا کرو۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تمہیں دین اور دنیا کی برکتیں نصیب فرماوے اورتم کوشامل کرکے یہ دعا کرتے ہیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱)

ہم تم سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ جب تک تمہارے والدین زندہ ہیں ان کے لئے سلامتی ایمان اور عاقبت بخیر ہونے کی دعا کیا کرواور بعد اس جہاں سے ان کے رخصت ہونے کے ان کو دعائے مغفرت سے یادرکھو۔(۲)

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على رسوله خير الخلائق محمد وآله وأصحابه أجمعين

بندۂ ناچیز عبدالحق عفا اللہ عنہ، قصبہ پور قاضی۔ ضلع مظفر نگر۔ ۱۴ محرم ۱۳۳۰ھ

---

(۱)۔البقرة: ۲۰۱۔

(۲)۔عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِى سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِىَ مِنْ بِرِّ أَبَوَىَّ شَىْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ: نَعَمِ الصَّلاَةُ عَلَيْهِمَا وَالاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِى لاَ تُوصَلُ إِلاَّ بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا۔أبوداود: كتاب الأدب: باب فى برالوالدين۔ ج:۲، ص:۳۵۹، الرقم:۵۱۴۳۔

بیوی کے حقوق کی اہمیت

عبادت وریاضت کتنی قابل ستائش چیز ہے، مگر اسلام نے یہاں بھی برداشت نہیں کیا کہ عورتوں کے حقوق پر دست درازی کر کے ان کو محروم رکھا جائے اور ان سے علیحدہ رہ کر کوئی دن رات عبادت میں مشغول رہے۔ شروع شروع میں ایک سے زائد صحابیوں کے اس طرز عمل پر کہ راتوں کو عبادت گذاری میں بسر کرتے تھے میاں بیوی کے باہمی تعلقات کی ان کی نگاہوں میں وقعت نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر ان کو سمجھایا کہ: تم پر تمہاری بیوی کا بھی ضروری حق ہے(۱)۔

اس سلسلہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما (۲) اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا واقعہ بڑی تفصیل سے حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے(۳)۔

---

(۱)۔بخاری: کتاب النکاح، باب لزوجک علیک حق. ج:۲، ص:۷۸۳۔

(۲)۔عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَلاَ تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔ بخاری: کتاب النکاح، باب لزوجک علیک حق. ج:۲، ص: ۷۸۳۔

(۳)۔عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ آخَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم صَدَقَ سَلْمَانُ۔ بخاری: کتاب الأدب۔ باب صنع الطعام والتکلف للضیف.ج:۲، ص:۹۰۶۔

بیوی کے لئے نظافت کا اہتمام: اپنی بیوی کے لئے اپنے آپ کو بہتر اور اچھا ثابت کرنے کی عملی صورتیں جہاں یہ ہیں کہ بیوی کی خاطر مدارات، دل جوئی وغیرہ میں کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے، اسی کے ساتھ ان باتوں کا بھی مردوں کو خاص طور پر یہ خیال رکھنا چاہئے جس کی طرف نبوی ارشادات میں اشارے کئے گئے ہیں۔

مثلاً: شوہر کو چاہئے کہ بیوی کے سامنے آئے تو صاف ستھرے کپڑوں میں آئے تا کہ اس کو دیکھ کر بیوی کو مسرت ہو، اور یہ محسوس کرے وہ خوشی سے پھول جائے کہ ہمارا شوہر لباس میں، وضع قطع میں صاف ستھرا، پاکیزہ مذاق ہے۔ گندہ گھناؤ نا بدسلیقہ اور پھوہڑ نہیں ہے، آخر مرد چاہتا ہے کہ اس کی بیوی صاف ستھری رہے، میلی کچیلی نہ رہے تو اسی طرح عورتوں کو بھی تو طبعی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے شوہر خوش وضع ہوں، یوں بھی مسلمانوں کو کب اس کی اجازت دی گئی ہے کہ اپنے آپ کو ممسوخ و منحوس شکل میں رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی صفائی، پاکیزگی، خوش وضعی کی اپنی آپ مثال تھی، کون نہیں جانتا کہ سفر وحضر ہر حال میں آئینہ، کنگھی، سرمہ دانی اور اسی قسم کی چیزیں جن سے اپنی اصلاح اور درستگی میں مدد ملتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التزاما اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے (۱)۔

سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی یوں بھی بری حالت میں رہے۔ حضرت عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے پریشان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ: بالوں کو درست کرلے۔ چناں چہ اس نے اشارہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پا کر سر اور داڑھی کے بال درست کرلئے اور اس شخص کے پلٹتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس کو اچھی حالت میں دیکھا تو فرمایا: کیا یہ حالت پہلی حالت سے بہتر نہیں ہے؟ جو شیطان کی سی

---

(۱)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ وَيَكْثُرُ دَهَنَ رَأْسَهُ ويسرحُ لِحْيَتِهِ بِالْمَاءِ -شعب الإيمان: ج:٥، ص:٢٢٦-الرقم:٦٤٦٥-

معلوم ہوتی تھی (۱)۔

یہ حدیث بھی مشہور ہے:

إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ۔(۲)

ترجمہ: ''اللہ پاک ہے، پاکی کو پسند کرتا ہے۔اللہ پاکیزہ ہے پاکیزگی کو محبوب رکھتا ہے۔''

بیوی کے لئے سامانِ طہارت ونفاست: ان حدیثوں کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے کہ شوہر کو بیوی کے لئے خصوصاً صاف ستھرا رہنا چاہئے اور بیوی کو شوہر کے لئے تو یہ ایسی بات ہوگی جس پر عمل کرنا چاہئے فقہائے کرام نے تفصیل بیان کی ہے کہ مردوں کے فرائض میں سے ایک فریضہ یہ بھی ہے کہ ایسے سامان فراہم کرکے دے جس سے وہ اپنے آپ کو صاف ستھری رکھ سکے۔

وَيَجِبُ عَلَيْهِ مَا تُنَظِّفُ بِهِ وَتُزِيْلُ الْوَسَخَ كَالْمُشْطِ وَالدُّهْنِ وَالسِّدْرِ وَالْخِطْمِيّ وَالْأُشْنَانِ وَالصَّابُونِ عَلَى عَادَةِ أَهْلِ الْبَلَدِ۔۔۔وَأَمَّا الطِّيبُ فَيَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَقْطَعُ بِهِ السَّهُوكَةَ لَا غَيْرُ، وَعَلَيْهِ مَا تَقْطَعُ بِهِ الصُّنَانَ۔(۳)

ترجمہ: شوہر پر واجب ہے کہ بیوی کے لئے ایسی چیزوں کا سامان کردے جس سے وہ اپنے کو صاف ستھری رکھ سکے اور میل کچیل سے پاک رہے، جیسے: کنگھی، تیل، بیری کی پتی، خطمی، اشنان اور صابن جیسا کہ وہاں رواج ہو اور جس سے بدبو کر دور کر سکے اتنی خوشبو کا فراہم

---

(۱)۔عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنْ اخْرُجْ كَأَنَّهُ يَعْنِي إِصْلَاحَ شَعَرِ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ فَفَعَلَ الرَّجُلُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ۔ مؤطا لمالک: كتاب الشعر، باب إصلاح الشعر، ص:۵۰۱، الرقم:۱۸۱۹۔

(۲)۔الترمذی: كتاب الآداب، باب ماجاء فی النظافة، ج:۲، ص:۱۰۷۔

(۳)۔ردالمحتار: كتاب الطلاق، باب النفقة، ج:۵، ص:۲۹۱۔

کرنا بھی ضروری ہے۔اسی طرح بغل کی بدبو دفع کرنے کا سامان بھی۔

وَعَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ مَا تَغْسِلُ بِهِ ثِيَابَهَا وَبَدَنَهَا مِنَ الْوَسَخِ (۱)

ترجمہ: ’’اور (خاوند کے ذمہ) اتنا پانی بھی فراہم کر دینا شوہر پر ضروری ہے جس سے اپنے کپڑے اور بدن دھو سکے۔‘‘

حدیث میں جہاں ذکر کیا گیا ہے کہ شوہر اگر سفر میں گیا ہوا ہے تو اس کو واپسی کے وقت چاہئے کہ بیوی کو کسی ذریعہ سے اپنی آمد کی اطلاع کر دے، دفعۃً پہنچنے کی کوشش نہ کرے وہاں اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے کہ عورت چوں کہ شوہر کے نہ ہونے کی صورت میں صفائی کا وہ اہتمام نہیں رکھتی جو اس کو شوہر کے لئے رکھنا چاہئے۔اس لئے پہلے اگر عورت کو اطلاع مل جائے گی تو وہ اپنے آپ کو سنوار لے گی (۲)۔

عورت کی مصیبت میں اظہار وفاداری: شوہر کا یہ بھی اخلاقی فریضہ ہے کہ بیوی کے ساتھ وفاداری اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرے اگر حوادث زمانہ کی وجہ سے عورت پر کوئی ناگہانی مصیبت آجائے تو محبت اور لطف وکرم میں کمی نہ کرے بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاق ومروت سے پیش آئے، بیمار پڑ جائے، علاج کرائے کوئی دوسری مصیبت آئے اس کے دفعیہ کی سعی کرے اگر کسی بیماری کی وجہ سے اس کی صورت وشکل میں فرق آجائے تو عورت کو بدصورت دیکھ کر بے مروتی اور بداخلاقی کا برتاؤ نہ کرے۔ بلکہ اس کی دل دہی اور دل جوئی کرے۔مرد اگر ایسا نہ کرے گا تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔اس کی مسرت حزن وملال میں تبدیل ہو جائے اور عورت مرد کی بے وفائی پر گھٹ گھٹ کر جان دے دے گی۔

ٹھنڈے دل سے سوچنے کی بات ہے ،کل ایک حسین ودلفریب عورت کو شادی کر کے

---

(۱)۔ الجوهرة النيرة:كتاب النفقات،ج:۲، ص:۱۶۵۔

(۲)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- فِى سَفَرٍ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ: أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلاً لِكَىْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ ۔أبوداود:كتاب الجهاد،باب فى الطروق،ج:۲، ص:۳۵، الرقم:۲۷۷۸۔

لائے ،اس پر اپنی جان نثار کی اور بلائیں لیں اور اس کی خوشنودی کے لئے بازار چھان مارا اور قیمتی سے قیمتی زیور اور کپڑے لاکر دیئے ،سب کی ناراضی برداشت کی ،مگر رفیقہ حیات کی اداسی برداشت نہ ہوسکی۔اتفاق کی بات وہی بیمار ہوئی اور آج اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چیچک نے اس کی صورت بگاڑ دی یا آنکھوں کی بینائی چھین لی۔آئینہ دیکھتی ہے تو اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے ہیں کہ یہ کیا سے کیا بن گئی اور اگر اندھی ہوگئی ہے تب تو ساری دنیا ہی اندھیری ہے۔بیچاری عورت ان مصیبتوں کی تاب نہ لاکر دن رات روتی ہے اس پر ظلم یہ ہوا کہ شوہر کی آنکھیں پھر گئیں ،بات بات پر غریب جھڑکی جارہی ہے ۔اس کو گھر سے نکال دینے کی دھمکی دی جارہی ہے اور بے قصور ٹھوکر لگائی جارہی ہے ۔یہ بساط محبت کیوں الٹ گئی اور بہار خزاں میں کیوں تبدیل ہوگئی؟ کہ حسن وجمال جاتا رہا وہ بھی قدرتی مرض سے۔

للہ سوچا جائے انسانیت کا یہی تقاضا ہے،محبت کا یہی انجام ہے اور اخلاق کی عدالت کا یہی فیصلہ ہے ،پھر یہ بھی پیش نظر رکھنے کی سعی کی جائے کہ غریب وبے کس عورت کی دل سوزیوں کا وبال کس کے سر ہوگا۔اس کے گرم گرم آنسو جو آنکھوں سے جاری ہیں کیا رنگ لائیں گے۔ یقین کیجئے اسلام ایسی بے مروتی اور کج خلقی کی اجازت نہیں دیتا۔وہ ایسی سنگ دلی کو برداشت نہیں کرتا بلکہ اعلان کرتا ہے کہ :مَنۡ لَّا یَرۡحَمۡ لَا یُرۡحَمۡ یعنی جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔(۱)

بیوی کے جذبات کا پاس: یہ تو ایک ضمنی بات تھی ،بتانا یہ تھا کہ شوہر کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ بیوی کی ہر طرح دل جوئی کرے اس کے تمام داعیات وجذبات کا پاس کرے۔

---

(۱)۔عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ۔ البخاری: کتاب الأدب،باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته،ج:۲، ص:۸۸۷.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ ایک رات بحیثیت خلیفہ گشت کر رہے تھے کہ: ایک گھر سے دردناک اشعار پڑھے جانے کی آواز آئی، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور غور سے سننے لگے ایک عورت یہ شعر اپنے خاص انداز میں پڑھ رہی تھی۔

فَوَ اللّٰـهِ لَوْ لَا اللّٰـهُ تُخْشَى عَوَاقِبُهُ
لَزُحْزِحَ مِنْ هَذَا السَّرِيْرِ جَوَانِبُهُ

’’خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ کے عقاب کا خوف نہ ہوتا
تو بلاشبہ اس چارپائی کے کنارے جنبش میں ہوتے۔‘‘

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں باہر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس سچے جذبہ محبت کا گہرا اثر پڑا۔ وہ اپنی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے (جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں تھیں) پوچھا، عورت مرد کے بغیر کتنے دنوں تک صبر کر سکتی ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چار مہینے۔ یہ معلوم کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحیثیت خلیفہ سپہ سالاروں کے نام یہ حکم بھیج دیا:

لَا يَتَخَلَّفُ الْمُتَزَوِّجُ عَنْ أَهْلِهِ أَكْثَرَ مِنْهَا (۱)

’’جو شادی شدہ ہو وہ اپنی بیوی سے چار مہینے سے زیادہ غائب نہ رہے۔‘‘

اس تاریخی واقعہ سے ثابت ہوا کہ آدمی پر ان باتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بیوی کے داعیات وجذبات کو بھول نہ جائے اور اگر زیادہ مدت کے لئے پردیس میں رہے تو بال بچوں کو ساتھ رکھے۔

بیوی پر اعتماد: مرد کا یہ بھی فریضہ ہے کہ بیوی پر اعتماد کرے اور گھر کے اندرونی معاملات اس کے حوالے کر دے تا کہ وہ اپنی حیثیت کو جان سکے۔ اور اس کی عزت وعظمت اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو گھر کا نگران قرار دیا ہے۔

---

(۱)۔ رد المحتار: کتاب النکاح، باب القسم، ج:٤، ص:۳۸۰۔

ارشادنبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا (۱)

''یعنی عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے۔''

دوسری بہت سی حدیثوں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جن میں کہا گیا ہے کہ عورتیں اپنے شوہروں کے مال کی محافظ ہیں (۲)۔

عورتوں پر اعتماد سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ اس کا وقار بلند ہوگا اور یہ اپنے کو گھر کے ایک شعبہ کی ذمہ دار سمجھیں گی، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرد کو بڑی حد تک سکون رہے گا اور اس کو اطمینان کی زندگی میسر ہوگی۔

بیوی کی رازداری: بیوی کا مرد پر ایک حق یہ بھی ہے کہ مرد عورت کے پردہ کی بات دوسروں سے نہ کہے، بلکہ اس راز کو راز ہی کے درجہ میں رہنے دے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی کے پردہ کی باتوں کو افشاء کرے (۳)۔

---

(۱)۔بخاری:کتاب النکاح،باب المرأة راعية على بيت زوجها۔ج:۲ص:۷۸۳۔

(۲)۔عن أبي هريرة قال : سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خير النساء قال التي تطيع إذا أمر وتسر إذا نظر وتحفظه في نفسها وماله۔۔السنن الکبری للنسائی:ج:۸،ص:۱۸٤، الرقم:۸۹۱۲۔(طاعة المرأة زوجها)۔

(۳)۔ عن أَبي سعيد الخدري - رضي الله عنه - قَالَ : قَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم إنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ القِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى الْمَرْأَةِ وتُفْضِي إِلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا ۔ مسلم: كتاب النكاح، باب تحريم إفشاء سر المرأة، ج:۱، ص:٤٦٤۔

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتادیجئے مجھے
اور جوبدزیب ہیں وہ بھی بتادیجئے مجھے
تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کوبھی ہوامتیاز
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہاماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری
گوش دل سے بات سن لوزیوروں کی تم زری
سیم وزر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
پرنہ میری جان ہوناتم کبھی ان پرفدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چاردن کی چاندنی ہےاور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرومرغوب ایسے زیورات
دین ودنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سرپہ جھومر عقل کارکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہیں جس کے ذریعہ سی ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہوبھری

اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم وخرسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دست کاری خوب ہے
دست کاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کروگی اے مری جاں زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بصر
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر
سیم وزر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

تفصیلی فہرست مراجع ومصادر

(باعتبار وفیات مصنفین)

کتب الحدیث

❶مؤطا مالک: للإمام مالك بن أنس أبي عبدالله الأصبحي (متوفی: ۱۷۹ھ)۔ ت: الدکتور الشیخ خلیل مامون شیخا۔ دار المعرفة، بیروت، لبنان۔ الطبعة الثانیة: ۲۰۰۸-۱۴۲۸۔

❷ مصنف ابن أبي شیبة: للإمام أبي بکر عبد الله بن محمد بن أبي شیبة العبسي الکوفي، (المتوفی: ۲۳۵ھ)، ت: محمد عوامه۔ شرکة دار القبلة۔ الطبعة الأولی: ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶

❸مسند الإمام أحمد بن حنبل: للإمام أحمد بن حنبل۔ (المتوفی: ۲۴۱ھ) طبع: مؤسسة الرسالة: الطبعة الأولی: ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ت: شعیب الأناؤوط، وإبراهیم الزیبق۔

❹صحیح البخاری: للإمام محمد بن إسماعیل أبي عبدالله البخاري الجعفي۔ (۲۵۶ھ) قدیمی کتب خانه۔ سن اشاعت درج نہیں۔

❺صحیح مسلم: للإمام أبي الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیري النیسابوري (المتوفی: ۲۶۱ھ)۔ قدیمی کتب خانه۔ سن اشاعت درج نہیں۔

❻سنن ابن ماجه: للإمام محمد بن یزید أبي عبدالله القزویني، (المتوفی: ۲۷۳ھ)۔ ایچ، ایم، سعید۔ سن اشاعت درج نہیں۔

❼سنن أبي داود: للإمام أبي داود سلیمان بن الأشعث السجستاني۔ (المتوفی: ۲۷۵ھ) مکتبه رحمانیه، لاہور۔ سن اشاعت درج نہیں۔

❽سنن الترمذي: للإمام محمد بن عیسی أبي عیسی الترمذي السلمي (المتوفی: ۲۷۹ھ) ایچ، ایم، سعید۔ سن اشاعت درج نہیں۔

❾مسند البزاز:للإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى:٢٩٢ه) ت:محفوظ الرحمن زين الله،الطبعة الاولى: ١٤٠٩-١٩٨٨- مؤسسة علوم القرآن-بيروت۔

❿السنن الكبرى: للإمام أحمد بن شعيب أبي عبد الرحمن النسائي، (المتوفى:٣٠٣ه): ت:حسين عبدالمنعم الشلبي، مؤسسة الرسالة۔الطبعة الاولى: ١٤٢١ھ٢٠٠١ء

⓫ المستدرك:للإمام محمد بن عبد الله بن محمد النيسابوري (المتوفى:٤٠٥ه)،دار المعرفة،بيروت۔

⓬مسند الشهاب:للإمام محمد بن سلامة بن جعفر أبي عبد الله القضاعي (المتوفى:٤٥٤ه)۔ ت:حمدى عبدالمجيد السلفى، مؤسسة الرساله،الطبعة الأولى: ١٤٠٥-١٩٨٥-

⓭ شعب الإيمان: للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي۔ (المتوفى:٤٧٥ه)۔ ت:أبي طاہرمحمدالسعيد زغول، دار الكتب العلمية ، بيروت، الطبعة الأولى: ١٤٢١ھ٢٠٠٠ء

⓮ كنزالعمال: للإمام علاء الدين علي بن حسام الدين المتقي الهندي البرهان فوري(٩٧٥ه) ضبط وتصحيح:الشيخ بكرى حيانى والشيخ صفوة سقا۔الطبعة الخامسة:١٤٠٥ھ١٩٨٥ء

شروح الحديث

❶ مرقاة المفاتيح:۔للإمام الملا على القاري(المتوفى:١١١٤ه)۔ت:الشيخ جمال العيتانى، دارالكتب العلمية۔الطبعة الأولى:١٤٢٢ھ٢٠٠١ء

كتب الفقه

❶الجوهرة النيرة: أبي بكر بن علي بن محمد الحدادي العبادي اليمني - الزَّبِيدِيّ (المتوفى:۸۰۰ھ) - مکتبہ حقانیہ، ملتان پاکستان، سن اشاعت درج نہیں۔

❷البحرالرائق:للإمام زين الدين ابن نجيم الحنفي(المتوفى:۹۷۰ھ).ضبطه:الشيخ زكريا عميرات۔ دار الكتب العلمية، بيروت ،الطبعة الأولى:۱۴۱۸-۱۹۹۷

❸مجمع الأنهر:عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده. (المتوفى:۱۰۷۸ھ)۔ ت:خليل عمران المنصور۔ دار الكتب العلمية۔سنة النشر: ۱۴۱۹-۱۹۹۸ھ۔

❹ردالمحتار:للإمام ابن عابدين ، محمد أمين بن عمر (المتوفى:۱۲۵۲ھ)۔دراسه وتحقيق: الشيخ عادل احمد۔دارالكتب العلمية،الطبعة الاولى:۱۴۱۵۔۱۹۹۴۔

❺بدائع الصنائع:للإمام علاء الدين الكاساني(المتوفى:۵۸۷ھ) ۔ت:الشيخ على محمد معوض وغيره۔ دار الكتب العلمية۔

مفتی احسان الحق کے دیگر علمی و تحقیقی شہ پارے

❶ مشاہیر خیبر پختون خواہ کے شجرات طریقت (زیر طبع)

❷ ''خانقاہ کہیاں شریف (آزاد کشمیر) کا شجرہ طریقت'' ایک تحقیقی مطالعہ (زیر طبع)

❸ پیر کامل حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ کے شجرات طریقت (زیر طبع)

❹ سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ سے متعلق چند غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ (مطبوع)

❺ سلسلہ چشتیہ اور حضرات چشتیہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں (زیر طبع)

❻ سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ کے ایک شجرہ پر تحقیقی مطالعہ (مطبوع)

❼ کیا نسبت اویسیہ نسبت متصلہ سے زیادہ قوی ہے۔۔۔؟ (مطبوع)

❽ بانی سلسلہ شاذلیہ کے مختصر حالات (شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ) (زیر طبع)

❾ حضرت مولانا عبدالحق پشاوریؒ کے شجرہ طریقت میں ایک ندرت (زیر طبع)

❿ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ طریقت (زیر طبع)

⓫ ''حضرت مفتی محمود صاحب کا شجرہ طریقت'' ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ (زیر طبع)

⓬ حضرت شیخ الحدیث (مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا (مطبوع)

⓭ حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہیدؒ کی چند نصائح و ملفوظات (زیر طبع)

⓮ ملفوظات حضرت مولانا سید عبدالوھاب شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (زیر طبع)

⓯ ملفوظات حضرت مفتی محمد حسن زید مجدہٗ (زیر طبع)

⓰ نصائح وملفوظات اساتذۂ جامعہ بنوری ٹاؤن (زیرطبع)

⓱ حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن شہید رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تدریس (زیرطبع)

⓲ حضرت مولانا عبدالحئی پیر گیروال رحمۃ اللہ علیہ (زیرطبع)

⓳ حضرت مولانا فضل الرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ (زیرطبع)

⓴ حضرت مولانا قاضی عبدالعزیز کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (مطبوع)

㉑ یادگار زمانہ (حضرت مولانا سید محمد اصلح الحسینی رحمۃ اللہ علیہ) (مطبوع)

㉒ مولانا عبدالعزیز پڑھاوی رحمۃ اللہ علیہ اوران کا فقہی مسلک (مطبوع)

㉓ مولانا خان بہادر رحمۃ اللہ علیہ المعروف مارتونگ بابا کی سند حدیث (زیرطبع)

㉔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی مدظلہ کا انداز تحقیق وتنقید (زیرطبع)

㉕ فضائل حج اورعمرہ پر چالیس منتخب احادیث۔ (ترجمہ وتخریج)۔ (مطبوع)

㉖ الأربعین فی إفشاء السلام (ترجمہ وتخریج)۔ (مطبوع)

㉗ عقد الجواهر البهيه فی الصلاة علی خير البرية (تخریج) (مطبوع)

㉘ چالیس احادیث (ارشادفرمودہ اساتذہ جامعہ بنوری ٹاؤن)۔ (مطبوع)

㉙ الأربعین فی تعلیم الدین (تخریج)۔ (زیرطبع)

㉚ لامية المعجزات (تخریج)۔ (زیرطبع)

㉛ اسلامی دلہن (تخریج)۔ (مطبوع)

۳۲ کسب حلال واداۓ حقوق (تخریج)۔ (زیرطبع)

۳۳ قواعدالنحو۔۔۔۔ماخوذازہادیہ شرح کافیہ (زیرطبع)

۳۴ فضائل واحکام رمضان (تخریج)۔ (مطبوع)

۳۵ الکافیۃ فی النحو (سوالا جوابا)۔ (زیرطبع)

۳۶ درس متنبی (حضرت مولانا خلیل اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ)۔ (زیرطبع)

۳۷ اردونحومیر۔ (زیرطبع)

۳۸ تسہیل حیلہ ناجزہ (زیرطبع)

۳۹ الفیضی شرح دیوان الحماسہ (تصحیح وتخریج)۔ (زیرطبع)

۴۰ مسنون دعائیں (تخریج)۔ (زیرطبع)

۴۱ درس ترمذی (ضبط وترتیب)۔ (زیرطبع)

۴۲ درس مشکاۃ (ضبط وترتیب)۔ (زیرطبع)

۴۳ درس توضیح تلویح (ضبط وترتیب)۔ (زیرطبع)

۴۴ درس دیوان الحماسہ (ضبط وترتیب)۔ (زیرطبع)

۴۵ شرح تسہیل النحو۔ (زیرطبع)

۴۶ درس دروس البلاغہ (ضبط وترتیب)۔ (زیرطبع)

۴۷ درس قطبی (ضبط وترتیب)۔ (زیرطبع)

۴۸ ترکیب شرح مئۃ عامل (النوع الاول)۔ (زیرطبع)

۴۹ فتاوی عثمانی (سوسالہ قدیم) (تخریج)۔ (زیرطبع)

۵۰ دوسوفتاوی۔ (زیرطبع)

۵۱ العطور المجموعہ (تخریج)۔ (زیرطبع)

۵۲ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (تخریج)۔ (زیرطبع)